

**شرح :** اے اسد! میں سوزِ دل سے نہایت شگفتہ اور خوبوں سے  
لبریز شعر کہتا ہوں کہ کوئی شخص میرے ایک حرف پر بھی انگلی نہ رکھ سکے، یعنی عیب  
نہ نکال سکے۔

”سوزِ دل“ اور ”سخن گرم“ اس لیے لائے کہ گرم چیز پر کوئی شخص انگلی نہیں  
رکھ سکتا۔ گویا یہ شعر محاوروں کے علاوہ بظاہر بھی بالکل درست رہا۔

رہا اگر کوئی تاقیامت، سلامت      پھر اک روز مرنا ہے، حضرت سلامت  
جگر کو مرے، عشقِ خوننا بہ مشرب      لکھے ہے ”خداوندِ نعمت“ سلامت  
علی الرغمِ دشمنِ شہیدِ وفا ہوں      مبارک مبارک! سلامت سلامت!  
نہیں گرسرو برگِ ادراکِ معنی      تماشاے نیزنگِ صورتِ سلامت!

**۱۔ شرح :** اگر کوئی شخص قیامت تک بھی سلامت رہا تو جناب والا! مرنے  
سے تو مفر نہیں۔ بہر حال کسی نہ کسی دن اس دنیا سے رخصت ہونا ہی پڑے گا۔ یعنی  
موت برحق ہے اور کوئی اسے ٹال نہیں سکتا۔ آگے پیچھے سب کو مرنا ہے۔  
**۲۔ لغات۔** خوننا بہ مشرب : جس کا مشرب خون پینا، خون پینے کا رسیا  
یا عادی۔

**شرح :** عشق کا کام ہی یہ ہے کہ خون پیے، وہ اسی شغل کا رسیا ہے۔ میرے  
جگر سے اس نے خون پی کر خوب پرورش پائی ہے۔ اب وہ جگر کو خط لکھتا ہے تو  
خداوندِ نعمت سلامت لکھتا ہے یعنی اسے اپنا آقا و مرئی سمجھتا ہے۔

**۳۔ لغات۔** علی الرغم : برخلاف، برعکس۔

**شرح :** میں رقیب کی روش اور خواہش کے خلاف وفا کے راستے کا شہید  
ہوں۔ میں نے وفاداری کے تقاضے پورے کرنے میں جان دی ہے، لہذا میرے